سیرت و سوانح

عبدالرشید عراقی

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ

(۲)

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ کی ولادت

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ (محرم ۹۵۸ھ/جنوری ۱۵۵۱ء) کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ اُس وقت ہندوستان میں اسلام شاہ سُوری کی حکومت تھی۔ مہدوی تحریک اپنے پورے عروج پر تھی اور علمائے کرام کی جانب سے مہدوی تحریک پر تکفیر و تضلیل کا کام بڑے زور و شور کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔

تعلیم و تربیت

شیخ عبدالحق کی ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد کی آغوش میں ہوئی۔ شیخ عبدالحق محدّث خود فرماتے ہیں:

"شب و روز در کنار رحمت و جوارِ رحمت ایشان تربیت می یافتم"[۱]

(رات دن میں اُن کی آغوشِ عاطفت میں تربیت حاصل کرتا تھا۔)

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی نے سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا اور ایک سال میں آپ نے قرآن مجید زبانی یاد کر لیا۔ اس کے بعد لکھنے کی تربیت حاصل کی اور ایک ماہ کی قلیل مدّت میں لکھنا سیکھ لیا[۲]۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے علمائے ماوراء النہر سے استفادہ کیا۔ شیخ نے اساتذۂ ماوراء النہر کے نام نہیں بتائے، تاہم فرماتے ہیں:

"اگر اس قدر ذوق و شوق کا اظہار ریاضت اور طلبِ مولیٰ میں ہوتا تو میں کیا کیا حاصل کر لیتا"[۳]۔

---

[۱] اخبار الاخیار، ص ۳۰۰ [۲] اخبار الاخیار، ۳۰۱

عبادت و ریاضت کی ابتداء

علامہ اقبال (م ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) فرماتے ہیں ؎

علم کا مقصود ہے پاکیٔ عقل و خرد — فقر کا مقصود ہے عفتِ قلب و نگاہ

تعلیم کے ساتھ عبادت و ریاضت میں بھی مشغول رہتے —
خود لکھتے ہیں کہ :

" تحصیلِ علم میں اس قدر انہماک اور مشغولیت کے باوجود اس زمانۂ طفلی میں نماز، اوراد، شب خیزی اور مناجات کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا ـ"

درس و تدریس کا آغاز

۹۸۵ھ/ ۱۵۷۷ء کے بعد اور ۹۹۶ھ/ ۱۵۸۷ء سے پہلے آپ نے دہلی میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ عبدالحمید لاہوری لکھتے ہیں :

" و چون سنین عمرش بعشرین رسید از پایہ تحصیل بدرجۂ تدریس بر آمدہ چندے ہنگامہ افادہ گرم داشتہ بپائے طلب بادیہ پیمائی سفر حجاز گردید" [۱]

(جب ان کی عمر ۲۰ سال کی ہوئی تو تکمیلِ تعلیم کے بعد درس و تدریس کا شغل اختیار کیا۔ اور کچھ دنوں یہ شغل اختیار کرنے کے بعد حجاز روانہ ہوئے ۔)

حجاز جانے سے قبل فتح پور سیکری میں قیام

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے حجاز جانے سے قبل کچھ عرصہ فتح پور سیکری میں بھی قیام کیا۔ اکبر کے درباریوں نے آپ کی بڑی قدر و منزلت کی، مگر آپ نے دیکھا کہ یہاں اسلامی شریعت کا مذاق اُڑایا جاتا ہے اور بدعات کا بازار گرم ہے ـ

مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۸ء) نے اس عہد کا نقشہ یوں کھینچا ہے :

---

[۱] بادشاہ نامہ، ج ۱، حصہ دوم، ص ۳۴۱

"ان تمام حالات کو سامنے لاکر غور کرو کہ اس عہد کی عالم آشوبی کا کیا حال تھا۔ کس طرح ہر طرف سکوت عن الحق کا سناٹا اور قبولِ باطل و اطاعتِ ظلم و طغیان کی مُردنی چھائی ہوئی تھی اور جابروں کی بیعت اور ظالموں کے جبروت نے کلمۂ حق کی گونج سے تمام فضائے ہند کو خالی کر دیا تھا" [1]

بہرحال شیخ عبدالحق محدث دہلوی فتح پور سیکری تشریف لے گئے۔ اکبر بادشاہ نے بڑی قدردانی کی۔ شیخ خود فرماتے ہیں کہ:

"جب اللہ کے فضل و کرم سے مجھے علم کا خاصا حصہ مل گیا تو بعض اہلِ حقوق نے مجھے اہلِ دنیا کی طرف بلایا اور میں بادشاہِ وقت اور امراء کے پاس گیا، انہوں نے میری بہت توجہ کی، میرا رتبہ بلند کیا" [2]

حضرتِ شیخ عبدالحق دہلوی کا اکبر کے دربار میں جانا دنیوی مقصد کے تحت نہیں تھا۔ یہ ان کے ذوق و مزاج کے خلاف تھا۔ حضرت شیخ کا دربارِ اکبری میں جانا صرف اس لیے تھا کہ دربار میں اُس وقت دانشور امراء کا ایک مجمع جمع تھا اور یہ کشش حضرت شیخ کو دربارِ اکبری میں لے گئی۔ ڈاکٹر سلیم اختر صاحب لکھتے ہیں:

"اپنے والد کی وفات کے بعد سنہ ۹۹۱ھ کے بعد وہ (حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی) اکبر بادشاہ کے دربار میں فتح پور سیکری میں پہنچے۔ اس زمانہ میں یہاں دانشوروں کا اچھا مجمع تھا۔ اس نے شیخ کا بڑھ کر استقبال کیا اور بادشاہ کی جانب سے بھی بڑی پذیرائی ہوئی" [3]

مگر جلد ہی حضرت شیخ کو پتہ چل گیا کہ وہ غلط جگہ پر آگئے ہیں اور اس ماحول میں دین و ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ وابستگانِ دربار کی اپنی حالت روز بروز دگرگوں ہوتی جارہی ہے اور وہ دولت کے حصول کی خاطر اپنے ایمان و مذہب کا سودا کر رہے ہیں۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ دربارِ اکبری سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔ چنانچہ آپ نے دل برداشتہ

---

[1] تذکرہ، ص ۸۷
[2] زاد المتقین بحوالہ اُردو دکونز، ص ۳۴۹
[3] مقدمہ رسالہ نوریہ سلطانیہ، ص ۲

ہو کر حجاز کی راہ لی۔

سفرِ حجاز ۹۹۶ھ / ۱۵۸۷ء میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے حجاز کا سفر اختیار کیا۔ اُس وقت آپ کی عمر ۳۸ سال کی تھی۔ حجاز جانے کے لیے شیخ عبدالحق دہلی سے روانہ ہوئے۔ پہلے آپ گجرات تشریف لے گئے۔ وہاں سے آپ احمد آباد پہنچے۔ احمد آباد میں آپ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی (م ۹۹۸ھ / ۱۵۸۹ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ وجیہ الدین اپنے زمانے کے جید عالم تھے اور دینی علوم میں بے پناہ تجربہ رکھتے تھے۔ آپ نے ۶۳ سال تک احمد آباد میں درس و تدریس کا جاری رکھا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ احمد آباد کے قیام میں ان سے مستفیض ہوئے۔ شیخ خود فرماتے ہیں کہ:

"میں جس وقت حرمین شریفین کی زیارت کے قصد سے اُس دیار (گجرات) میں پہنچا تو یہاں مجھے شیخ وجیہ الدین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور میں نے اُن سے سلسلۂ عالیہ قادریہ کے کچھ اشغال و اذکار سیکھے۔" [1]

شیخ محمد اکرام مرحوم بھی آپ کے احمد آباد کے سفر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"(شیخ عبدالحق محدث دہلوی) احمد آباد پہنچے اور اپنے دوست مرزا نظام الدین صاحبِ طبقاتِ اکبری کے پاس قیام کیا، جو ان دنوں صوبہ گجرات کے بخشی تھے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ جہاز کا موسم گزر چکا ہے، چنانچہ ایک سال تک رُکنا پڑا۔ اِس دوران میں علمی اور رُوحانی مشاغل برابر جاری رہے، بلکہ شاید آپ کے مشہور تذکرۃ الاولیاء "اخبارالاخیار" کے زیادہ وسیع نقطۂ نظر اور زیادہ صحیح معلومات کا ایک سبب یہ ہے کہ آپ نہ صرف دہلی کے اہلِ علم یا اُن بزرگوں سے جو اپنی ضروریات کے سلسلے میں دارالخلافہ میں آتے تھے واقف تھے، بلکہ آپ نے (حجاز کے علاوہ) پنجاب، بندھیل کھنڈ، مالوہ اور گجرات کا سفر کیا تھا، وہاں کی زیارتیں دیکھی تھیں، وہاں کے اہل

---

[1] اخبارالاخیار، ص ۱۵۲

علم سے ملاقاتیں کی تھیں اور اطرافِ ملک کی روحانی زندگی سے ذاتی واقفیت تھی۔ احمد آباد میں آپ کو وہاں کے سب سے برگزیدہ عالم شیخ وجیہ الدین علوی سے ملنے اور فیض پانے کا موقع ملا۔ اور اخبار الاخیار میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے ان سے قادریہ سلسلہ کے کئی اذکار و اشغال بھی حاصل کیے۔ مولانا سلیمان کردی نے (جن کے صاحبزادے مولانا احمد کردی احمد آبادی گجرات کے مشہور فاضل شیخ نورالدین احمد آبادی کے استاد تھے) آپ سے احمد آباد میں حدیث پڑھی۔" لے

شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت میں

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۹۹۶ھ / ۱۵۸۷ء میں حجاز پہنچ گئے۔ حجاز میں آپ کا قیام ۹۹۹ھ / ۱۵۹۰ء تک یعنی ۳ سال تک رہا۔ مکہ معظمہ میں آپ نے علمائے حجاز سے علومِ اسلامیہ میں استفادہ کیا، مگر زیادہ وقت آپ نے شیخ عبدالوہاب متقی (م ۱۰۰۱ھ / ۱۵۹۲ء) کی خدمت میں گزارا۔ ان سے علم و فن کی تکمیل بھی کی اور سلوک و احسان کی منازل بھی طے کیں۔ آپ نے شیخ عبدالوہاب متقی سے حدیث کی تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

> "تمام کتبِ احادیث اور سارے علومِ دینیہ (حجاز کے) علمائے کرام سے حاصل کیے، خصوصاً حضرت شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلیؒ سے ذکر وغیرہ کی تعلیم حاصل کی اور اُن کی خدمت سے بہت سی نعمتیں حاصل کیں اور حصولِ انوار و برکات و ترقیٔ درجات اور علومِ دینی کی نشر و اشاعت میں استقامت کے متعلق بہت سی بشارتیں سننے کے بعد بندہ وطنِ مالوف کو واپس ہوا۔" ۲ے

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے قیامِ حجاز میں حج بیت اللہ اور مدینہ طیبہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔

لے رودِ کوثر، ص ۳۵۱-۳۵۲ ۲ے حیاتِ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۱۱۰

حجاز سے واپسی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی حجاز میں ۲ سال کے قیام کے بعد ۹۹۰ھ/۱۵۹۰ء کے آخر میں حجاز سے واپس آئے اور ۱۰۰۰ھ/۱۵۹۱ء میں دہلی پہنچ گئے۔

حضرت شیخ جن حالات سے دل برداشتہ ہو کر ہندوستان سے گئے تھے، وہ ان کی واپسی کے بعد بھی برقرار تھے۔ اکبر کے غیر متعین مذہبی افکار نے دینِ الٰہی کی شکل اختیار کر لی تھی، ملک کا سارا مذہبی ماحول خراب ہو چکا تھا، شریعت و سنت سے بے اعتنائی عام ہو گئی تھی، دربار میں اسلامی شعار کی کھلم کھلا تضحیک کی جاتی تھی، صوفیاء نے شریعت کو طریقت سے علیحدہ کر کے اپنے غیر شرعی اعمال کا جواز تلاش کر لیا تھا، اور علمائے سُو نے فقہ کو اپنی بہانہ جُو فطرت کا آلہ بنا لیا تھا۔ [1]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جب ہندوستان واپس آئے تو اُس وقت علومِ دینی کا بے پناہ سرمایہ اُن کے سینے میں تھا۔ اُن کی علمی و روحانی تعلیم و تربیت ہر طرح سے مکمل ہو چکی تھی اور وہ حرمین شریفین کے انوار و برکات کا مشاہدہ بھی کر چکے تھے۔ اس لیے وہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تازہ دم ہو گئے۔

---

[1] ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں کہ مخدوم الملک نے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے جو حیلہ تلاش کیا، وہ یہ تھا:

"در آخر ہر سال مجموعہ خزانہ خود را بہ منکوحہ می بخشید و پیش از حولان حول کامل استرداد می نمود۔"

(منتخب التواریخ، ج ۲، ص ۲۰۳)

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔